دارالافتاء — شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی

● بلا اجازت لڑکی کا نکاح ● روح کو ایصالِ ثواب اور میت پر پھول ڈالنا
● مقتدی کیلئے سورۃ فاتحہ کی قراءت کا محل ● زکوۃ، سونے کی قیمتِ خرید پر یا قیمتِ فروخت پر

☆ سوال: ایک والد نے اپنی جوان، بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر اپنے کسی رشتہ دار لڑکے سے کردیا ہے۔ رخصتی سے پہلے بلکہ نکاح سے بھی پہلے برملا پکار پکار کر کہتی رہی ہے کہ میں اس لڑکے کے ساتھ شادی کرنے پر راضی نہیں ہوں اور اب رخصتی کے بعد بھی وہ لڑکی ناراضگی اور خفگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے رشتہ دار مردوں اور عورتوں کے سامنے رونا شروع کردیتی ہے۔ اس نکاح کا قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی میں کیا حکم ہے؟ (عبدالوحید، ضلع قصور)

جواب: بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں ہونا چاہئے، چاہے نکاح کرنے والا اس کا باپ ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ حدیث میں ہے: والبكر يستأذنها أبوها في نفسها" (صحیح مسلم: ۱/۴۵۵) ''باپ کنواری لڑکی سے نکاح کے بارے میں اس سے اجازت طلب کرے۔''

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

"وبهذه الفتوى نأخذ وأنه لا بد من استئمار البكر وقد صح عنه ﷺ: الأيم أحق بنفسها من وليها والبكر تستأمر فى نفسها وإذنها صماتها وفى لفظ والبكر يستأذنها أبوها فى نفسها وإذنها صماتها وفى الصحيحين عنه ﷺ: لا تنكح البكر حتى تستأذن، قالوا: وكيف إذنها؟ قال أن تسكت . وسألته ﷺ جارية بكر، فقالت إن أباها زوّجها وهى كارهة، فخيّرها النبى ﷺ فقد أمر باستئذان البكر ونهى عن إنكاحها بدون إذنها . وخيّر ﷺ من نكحت ولم تستأذن"

(اعلام الموقعین، ۴/۳۴۱،۳۴۲)

''امام صاحب فرماتے ہیں: ہم اس فتویٰ کو لیتے ہیں کہ ضروری ہے، باکرہ سے اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ سے یہ بات صحیح ثابت ہے کہ بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کے نفس کے بارے میں مشورہ لیا جائے اور اس کی خاموشی، اجازت تصور ہوگی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ باپ باکرہ سے اجازت طلب کرے اور اس کی اِجازت اس کی خاموشی ہے نیز بخاری، مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: باکرہ کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے۔ لوگوں نے کہا: اس کی اجازت کیسے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: اس کی خاموشی